افکار و آراء

جناب مدیر صاحب الرحیم

الرحیم کا پہلا شمارہ جون کا تھا۔ اور آخری شمارہ جو مجھے ملا ہے، وہ دسمبر کا ہے گویا اب تک الرحیم کے ساتھ شمارے نکل چکے ہیں۔ میں نے سرسری نہیں، بلکہ بڑے غور اور استیعاب سے یہ سارے پرچے پڑھے ہیں الرحیم میں یہ خوبیاں ہیں، یا وہ خوبیاں ہیں۔ یہ لکھنے سے تو میں رہا۔ ان ساتوں پرچوں کے مطالعہ کے بعد میں نے جو مجموعی تاثر لیا ہے، وہ میں مختصراً بیان کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کو میں نے زیادہ نہیں پڑھا، اردو زبان میں ان پر فرداً فرداً جو لکھا گیا ہے وہ البتہ نظر سے گزرا ہے۔ اور اتفاق سے اس میں شاہ صاحب کو کچھ اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ اسے پڑھ کر شاہ صاحب کی کوئی واضح و معین تصویر سامنے نہیں آتی۔ چنانچہ اس لکھنے پر یہ مصرعہ صادق آتا ہے۔

شد پریشاں خوابِ من از کثرتِ تعبیرہا

کہیں تو انہیں سلف صالح کی پیروی پر زور دینے والا مصلح ثابت کیا گیا ہے، گویا ایک امام ابن تیمیہ رح عربی دنیا میں ہوئے اور دوسرے یہ امام تیمیہ تھے جو اس برصغیر میں مبعوث کئے گئے۔ بعض کا اصرار ہے کہ وہ مقلد تھے اور پکے مقلد اور اپنے فقہی مسلک میں وہ حنفیت سے باہر نہیں جاتے تھے۔ مولانا عبید اللہ سندھی نے ان کا اور ان کی حکمت کا جس طرح تعارف کرایا ہے وہ ظاہر و باہر ہے جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں، مولانا سندھی کے نزدیک شاہ صاحب نے دینِ اسلام کی جو تعبیر فرمائی ہے وہ مرادف ہے انسانیت عامہ کے، اپنی پوری

ہمہ گیریت اور وسعت کے ساتھ۔ اور اسلام کے جو احکام اور شعائر ہیں وہ ایک مخصوص زمان و مکان میں اس انسانیت عامہ کی ایک عملی شکل ہیں۔ مولانا سندھی کے الفاظ میں شاہ صاحب کے نزدیک قرآنی مقاصد کا لب لباب وہ حکمت ہے، جو انسانیت کی طرح عالمگیر ہے اور اگرچہ مختلف ادوار میں وہ مختلف شکلوں میں ظاہر ہوئی لیکن

دم بدم گر شود لباس بدل مرد صاحب لباس را چہ خلل

اس کے برعکس اس دور کے ایک بہت عالم اور محقق مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم نے شاہ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ لکھا ہے۔

"حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی تعبیرات ایسی نازک ہیں کہ کفر و اسلام کے درمیان پل صراط کا فرق رہ جاتا ہے۔"

اسی ضمن میں مرحوم یہ بھی فرماتے ہیں:۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرد فقہ و حدیث و کلام اسرار و رموز شریعت ہیں۔ تصوف کی کتابوں میں ان کا پیام ان کے دوسرے علوم کے مطابق نہیں ہے اس لئے ان سے نہ گھبرایئے اور نہ ان کی صوفیانہ کتابوں کی طرف توجہ کیجئے۔"

مختصراً یہ ہے تصویر شاہ صاحب کی جو اب تک پیش کی گئی ہے، مجھے توقع تھی کہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی کا جرنل الرحیم اس معاملے میں کچھ زیادہ واضح ہوگا۔ اور اس کی مندرجہ تحریروں سے شاہ صاحب کی کوئی معین تصویر Emerge ہو سکے گی۔ ضرورت ہے کہ شاہ صاحب کے فکر کے بنیادی مفہومات کا تعین ہو۔ اور ان کی اساس پر شاہ صاحب کی علمی شخصیت اور ان کی حکمت کا ایک واضح خاکہ ترتیب دینے کی کوشش کی جائے تاکہ وہ شمع ہدایت بنے موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لئے، اور معاملہ محض مضمون نگاری اور کتاب سازی تک محدود ہو کر نہ رہ جائے۔ مثال کے طور سے شاہ صاحب کا کائنات کے بارے میں کیا تصور ہے ان کے نزدیک دین کی عمومی حیثیت کیا ہے اور مذاہب عالم میں اسلام کا کیا مقام ہے وغیرہ وغیرہ۔

مانا صاف صاف بات کہنا مشکل ہے، لیکن زمین تو ہموار کی جا سکتی ہے۔ لیکن

اے بسا آرزو کہ خواب شدہ است

عبدالقادر۔ عزیز آباد۔ کراچی

محمد سرور پرنٹر پبلشر نے سعید آرٹ پریس سے چھپوا کر شائع کیا